کی بے روزگاری کا علاج کرنے کے لئے مسلمانوں کے کتنے نئے کارخانے، فیکٹریاں اور صنعتی ادارے قائم کرائے، تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کی غرض سے کتنے اسکول اور کالج بنائے، ذہین اور غریب طلبا کے لئے کتنے وظائف کا بندوبست کیا؟ ان کے لئے کتنے پالی ٹکنک، کتنے انجینئرنگ اور میڈیکل کالج کھولے، کتنی کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کیں، اردو اخبارات و مجلات کی حوصلہ افزائی اور جگہ جگہ پرائمری اسٹنڈرڈ کے دینی مکاتب اور اردو کی نشر و اشاعت کے اداروں کی ترقی کے سلسلے میں کیا کیا کوششیں بروئے کار آئیں! حکومت کی ناانصافی اور دھاندلی مسلم! لیکن جمہوریت میں حکومت کی کسی بھی پالیسی یا اس کے کسی بھی کام کو موثر طریقہ پر اس وقت تک چیلنج نہیں کیا جا سکتا جب تک رائے عامہ کو چیلنج کی ہمنوائی پر آمادہ نہ کر دیا گیا ہو! اب سوال یہ ہے کہ ہمارے زعمائے ملت نے اس راہ میں کیا کچھ کیا اور کر کے دکھایا ہے ہندوستان ایسے عظیم ملک میں جہاں ہر فرقہ و ملت کے لوگ کثرت سے آباد ہیں، اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ فرقہ وارانہ سیاست کی بنیاد پر کسی ایک فرقہ وارانہ مسئلہ کا کل ہند حل نکل سکتا ہے تو اس کی عقل کا ماتم کرنا چاہیئے۔

مسلم پرسنل لا کے سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند نے جو اہم اقدام کیا ہے اور جس کا تذکرہ اخبارات میں وقتاً فوقتاً آتا رہا ہے، یہ تو خدا ہی کو معلوم ہے کہ جہاں تک حکومت پر اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت اور اس کے خاطر خواہ عواقب و نتائج کا تعلق ہے اس اقدام کا نتیجہ کیا ہوگا، لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دارالعلوم کا یہ اقدام بالکل بر وقت، برمحل اور اس کی روایات کے شایانِ شان ہے۔ اس سلسلہ میں دارالعلوم کی مقرر کردہ کمیٹی کی طرف سے ایک طویل مگر جامع سوالنامہ مستند علمائے کرام کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا۔ اس سوالنامہ کے جو جوابات موصول ہوئے تھے، پچھلے دنوں ان پر غور و خوض اور بحث و گفتگو کرنے کی غرض سے دارالعلوم دیوبند میں تیاری کمیٹی کا ایک جلسہ دو تین نشستوں میں منعقد ہوا اور اس میں یہ موصولہ جوابات پڑھ کر